

45666- بدن سے خون نکلنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا

## سوال

کیا پدن سے خارج ہونے والے خون سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے؟

## پسندیدہ جواب

بدن سے خارج ہونے والی نجاست کی تینیں حالتیں ہیں :

### پہلی حالت:

پیشاب یا پا خانہ ہو اور عام اور معاہد راستے سے خارج ہو، تو اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، اس کے کتاب و سنت اور اجماع میں دلائل موجود ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔ اور اگر تم مریض ہو یا مسافر یا تم میں سے کوئی ایک پاخانہ کر کے آتے یا تم نے اپنی بیویوں کے ساتھ ہم بستری کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاکیرہ مٹی سے تیم کرو، اور اس سے اپنے چھروں اور ہاتھ پر مسح کرو۔ المآتمہ (6)۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ " ۚ

"ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو اپنے موزے تین دن اور راتیں نہ اتاریں، مگر جا بات سے، لیکن پا خانہ اور پیشافت اور نیند سے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (96) علامہ الیافی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

یہاں پا خانہ اور پیشافت اور نیند نواقض و ضوء میں بیان کیے گئے ہیں۔

## دوسرا حالت:

یہ کہ وہ پیشاب اور پاخانہ ہولیکن کسی اور راستے سے خارج ہو مثلاً اگر کسی کا آپریشن کر کے اس کے پیٹ میں سوراخ کر دیا جائے اور پاخانہ وہاں سے خارج ہونے لگے، تو یہ بھی نو قرض و خون، میں شامل ہو گا کیونکہ مندرجہ بالا دلائل پیشاب اور پاخانہ کے خارج ہونے سے وہ نہ ہے، ٹوٹنے پر دلالت کرتے ہیں، اور ان دلائل کا عuumom اس پر دلالت کرتا ہے کہ پیشاب یا پاخانہ معہاد راستے سے خارج ہو یا کسی اور راستے سے دونوں طرح و خون توڑ دیگا۔

### تیسری حالت:

مدن سے خارج ہونے والی نجاست پشاں اور ماناخانے کے علاوہ کوئی چیز ہم مثلاً خون یا جو علماء قیٰ کو نجس قرار دیتے ہیں۔

اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے :

بعض مثلاً ابوحنیفہ، امام احمد دونوں نے کچھ اختلاف کیا ہے جس کی تفصیل ہے کہتے ہیں کہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، انہوں درج ذیل دلائل سے استدال کیا ہے :

1- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاصہ والی عورت کو فرمایا تھا :

"بلکہ یہ تو رگ کا خون ہے، اس لیے تم ہر نماز کے لیے وضو کرو"

ان کا کہنا ہے کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے وجوہ کی علت یہ بیان کی کہ یہ رگ کا خون ہے، اور ہر خون اسی طرح کا ہے۔

2- امام ترمذی نے معدان بن ابی طلحہ سے بیان کیا ہے وہ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قی کی اور روزہ افطار کیا اور وضو کیا"

تو میں ثوبان رحمہ اللہ کو دمشق کی مسجد ملا اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو وہ کہنے لگے :

"میں نے ان کے وضو کرنے کے لیے پانی ڈالا تھا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (87) علامہ ابافی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اکثر علماء کرام کا کہنا ہے کہ بدن سے نجاست خارج ہونا اقض وضو نہیں، اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ اصل میں وضو نہیں ٹوٹا، اور اس سے وضو ٹوٹنے کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

"اس مسئلہ میں میرا بہتر اور اچھا اعتقاد یہی ہے کہ اصل میں وضو نہیں ٹوٹا حتیٰ کہ مشریعۃ مظہرہ سے وضو ٹوٹنا ثابت ہو جائے، اور یہ ثابت نہیں" انتہی۔

اس سے وضو ٹوٹنے والوں کے دلائل کا درج ذیل جواب دیتے ہیں :

استحاصہ والی حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے حیض کے خون کی نفعی چاہی ہے، یعنی یہ حیض کا خون نہیں، بلکہ یہ رگ کا خون ہے، اور اگر ایسا ہی ہے تو پھر تم نماز نہ چھوڑو بلکہ نماز ادا کرو، لیکن ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا ہوگا۔

امام نووی رحمہ اللہ "الجمع" میں رقمطراز ہیں :

"اگر یعنی استحاصہ والی حدیث صحیح ہو تو اس کا معنی یہ ہے کہ اسے یہ معلوم کرنا تھا کہ یہ حیض کا خون نہیں، بلکہ وضو ٹوٹنے والی جگہ سے خارج ہونے سے وضو کا موجب ہے، اور اس سے یہ مراد نہیں کہ خون جما سے بھی خارج ہو خارج ہونے سے وضو واجب ہو جاتا ہے" انتہی۔

اور ثوبان کی حدیث کے کئی ایک جواب دیے گئے ہیں :

1- یہ حدیث ضعیف ہے، امام نووی رحمہ اللہ "الجمع" میں کہتے ہیں : ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ان کے استدال کا جواب کئی ایک وجہ سے ہے : جن میں سب سے بہتر اور اچھی یہ ہے کہ وہ حدیث ضعیف اور مضطرب ہے، بیحتی وغیرہ دوسرے حفاظ کا یہی کہنا ہے " انتہی۔

2- یہ کہ اسے صحیح سلیم کرنے اور اس کے ثابت ہونے کی صورت میں یہ حدیث قی خارج ہونے سے وضو، ٹوٹنے پر دلالت نہیں کرتی، کیونکہ صرف یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے، جو کہ قی سے وضو کرنے کے احتجاب پر دلالت کرتا ہے، نہ کہ وجوہ پر۔

مزید تفصیل کے لیے آپ الجموع للہمودی (2/63-65) اور المغفی ابن قدامہ (1/247-250) اور الشرح الممتحن ابن عثیمین (1/185-189) کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔